شیخ الحدیث ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

شیخ الحدیث ، بزرگ عالم دین ، روحانی شخصیت ، عظیم مدبر ، مفسر ، عالمی اسکالر ، جہادِ افغانستان کے روحِ رواں ، مجاہدین افغانستان کے سرپرست وعظیم راہنما ، اکابر واسلاف کی روایات کے امین ، تواضع وانکسار کے پیکر ، حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے تلمیذ وبااعتماد رفیق ، مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ، استاذ العلماء حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب ، چند دن علیل رہنے کے بعد رحمٰن میڈیکل انسٹی ٹیوٹ پشاور میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ، إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون ، إن للّٰہ ما أخذ ولہٗ ماأعطٰی وکل شیء عندہٗ بأجل مسمّٰی ۔

بلاشبہ یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ اسلام کے ہر دور میں علم وتحقیق کے آفتاب وماہتاب چمکتے رہے اور اسلام کی زرخیز زمین میں ایسی ہستیاں نمودار ہوتی رہیں ، جن سے علوم ومعارف کے جواہرامت کو ملتے رہے ۔ دور جانے کی ضرورت نہیں صرف متحدہ ہندوستان کی سرزمین نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بحر العلوم جامع کمالات اور علوم عقلیہ ونقلیہ کے ماہر پیدا کرکے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا ۔ اس آخری دور میں دیوبند ، سہارن پور ، گنگوہ ، نانوتہ ، تھانہ بھون ، دہلی میں کیسی کیسی ہستیاں ظہور میں آئیں ، جن کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گی اور اس کے بعد ہمارے ملک پاکستان کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی علمی ہستیوں سے نوازا تھا ، جن کے لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ جبال العلم والعمل تھیں ، جیسے : محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ، حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ، حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ ،

نے مسئلہ ختم نبوت کو اس لیے ترجیح دی ہے کہ یہ فتنہ (فتنۂ قادیانیت) استعماری طاقت کی پشت پناہی لیے ہوئے پھیل رہا ہے۔ ہم ا: للہ! توحید (بھی بیان کرتے ہیں) لیکن اس مسئلے کو مجلس احرار اسلام نے اس لیے ترجیح دی ہے کہ یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اتنے نکمے نہیں ہیں کہ ہم مسئلہ نہیں جانتے، لیکن یہ ایک بہت حساس موضوع ہے کہ علماء اگر خاموش رہیں پھر تمہاری یہ مساجد، تمہاری یہ خطا } ، تمہاری یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی، یہ کوئی معمولی مسئلہ ہے؟؟ یہ تو حد درجہ انتہائی بنیادی مسئلہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے اس لیے ''لانبی بعدی '' فرمایا ''لا'' کی تلوار کو لے لو اور ان سب گمراہوں کے سروں کو قلم کردو۔ ''لا'' لنفی الجنس ہے، یہ جب بھی کسی چیز پر داخل ہو جاتا ہے اس کو بیخ و بُن سے اکھاڑ دیتا ہے، نہ کوئی ظلی رہتا ہے نہ کوئی بروزی، ''لا نبی بعدی '' دیگر مسائل میں تم سے سیکھوں گا، لیکن ''لا'' کا مسئلہ مجھ سے سیکھو۔ یہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے،لما نزلت هذه الأية الكريمة:

''مَاكَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔'' (الاحزاب:۴۰)

''محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔''

''قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم: ''أنا خاتم النبیین لا نبی بعدی'' وفی روایة: ''لا رسول بعدی'' وفی روایة: ''لا أمة بعدی۔'' (الحدیث)

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں تمام نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور ایک روایت میں ہے: میرے بعد کوئی رسول نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ: میرے بعد کوئی امت نہیں۔''

اللہ اکبر! ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اس مسئلہ کے لیے وقف کی تھیں۔ مجلس احرار اسلام نے جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں، یہ ان بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ لوگوں نے سمجھ لیا۔ علماء تو پہلے ہی سے اس فتنے کو عظیم فتنہ سمجھتے تھے اور قادیانیوں کو مرتد اور کافر کہتے تھے، لیکن عام مسلمان ان کو کافر نہیں کہتے تھے۔ جب حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اور علماء کرام نے تحریک چلائی اور حکومت نے بھی تسلیم کیا تو ان کو ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے کافر قرار دیا۔ کئی ساتھی ہمیں کہنے لگے: اچھا! یہ کافر تھے؟ ہم نے کہا: علماء نے تو پہلے سے کہا ہے، لیکن تم حکومت کے غلام ہو۔ بہرحال! یہ معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اکابر اسلاف کی زندگیوں میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین) ایسے اہم مسئلہ کو تمام مسائل پر ترجیح دینی چاہیے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے اخیر میں ''کتاب التوحید'' میں ان فرق باطلہ کے بارے میں تصریح فرمائی ہے اور یہ مسائل اس لیے لے آئے ہیں کہ ایک عالم کا فریضہ ہے کہ وہ فرق باطلہ کے بارے میں واشگاف الفاظ میں لوگوں کو باقاعدہ بتایا کرے کہ مرتدین، معتزلین، خوارج اور روافض کتنے باطل فرقے ہیں! ایک عالم کا فریضہ ہے کہ فضائل بھی بیان کرے، لیکن سب سے بنیادی بات کہ فرق باطلہ کی وضاحت ہونی چاہیے۔ عام لوگوں کے سامنے ان فرق باطلہ کی پوری تصریحات کرنی چاہئیں۔

میں زیادہ تقریر کرنے کے قابل نہیں ہوں، بیمار ہوں، لیکن اس کو میں اپنے لیے سعادت سمجھتا ہوں کہ ایسے اجلاس میں شرکت، یہ بھی ان شاء اللہ العزیز! سعادت دارین کا باعث ہوگا۔ بڑے بڑے علماء آئے ہوئے ہیں، میں انہی کلمات پر اکتفا کرتا ہوں۔ **وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین۔**‘‘

حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں لکھا ہے کہ آخری دن جب آپ ہسپتال میں تھے جمعہ کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے خدام سے فرمایا: میں نے جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھنی ہے، خدام اور ڈاکٹروں نے بہت منع کیا کہ آپ کی جسمانی حالت ایسی نہیں ہے کہ آپ مسجد جاسکیں، لیکن آپ نے فرمایا کہ: نہیں میں مسجد جاؤں گا، چنانچہ آپؒ نے اپنی وفات سے بمشکل ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مسجد میں نمازِ جمعہ باجماعت ادا کی اور تھوڑی ہی دیر بعد خالق حقیقی سے جاملے، یہ وہ حضرات ہیں جن کے بارہ میں صادق آتا ہے ’’**عاش سعیدا ومات سعیدا**‘‘ دنیا میں رہتے ہوئے جن کی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی اور آخری وقت بھی نماز باجماعت کا اہتمام ہو تو کیوں نہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ایسے بندوں کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرمائیں کہ دیکھو! میرے یہ وہ بندے ہیں جن کی تخلیق پر تم نے اعتراض کیا تھا۔ آپ کا وصال جمعہ کے دن سوا تین بجے ہوا، دوسرے دن ہفتہ کو ساڑھے گیارہ بجے آپ کی نمازِ جنازہ ہوئی، نمازِ جنازہ آپ کے بیٹے نے پڑھائی، جس میں عینی شاہدین کے مطابق تین لاکھ سے زیادہ مجمع تھا۔

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی طرف سے استاذ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب اور جامعہ کے ناظم تعلیمات واستاذ الحدیث حضرت مولانا امداد اللہ صاحب آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے اور جامعہ کی نمائندگی کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت مولانا موصوف کی جملہ حسنات کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس کا مکین بنائے، باتوفیق قارئین بینات سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

www.banuri.edu.pk